فیضانِ مدنی مذاکرہ (قسط:15)

اپنے لیے کفن تیّار رکھنا کیسا؟

(مع دیگر دلچسپ سُوال جواب)

پیشکش: مجلس المدینۃ العلمیۃ (دعوتِ اسلامی)

یہ رسالہ شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت، بانیِ دعوتِ اسلامی حضرت علّامہ مولانا ابوبلال محمد الیاس عطّار قادِری رَضَوی دامت برکاتہم العالیہ کے مدنی مذاکرے کی روشنی میں مجلس المدینۃ العلمیہ کے شعبہ "فیضانِ مدنی مذاکرہ" کی طرف سے نئے مواد کے کافی اِضافے کے ساتھ مرتب کیا گیا ہے۔

پہلے اسے پڑھ لیجیے!

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ تبلیغِ قرآن وسنت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک دعوتِ اسلامی کے بانی، شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت حضرت علّامہ مولانا ابو بلال **محمد الیاس عطّار** قادری رضوی ضیائی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے اپنے مخصوص انداز میں سنتوں بھرے بیانات، عِلْم وحکمت سے معمور مَدَنی مذاکرات اور اپنے تربیت یافتہ مبلغین کے ذَریعے تھوڑے ہی عرصے میں لاکھوں مسلمانوں کے دلوں میں مدنی انقلاب برپا کر دیا ہے، آپ دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی صحبت سے فائدہ اُٹھاتے ہوئے کثیر اسلامی بھائی وقتاً فوقتاً مختلف مقامات پر ہونے والے مَدَنی مذاکرات میں مختلف قسم کے موضوعات مثلاً عقائد و اعمال، فضائل و مناقب، شریعت و طریقت، تاریخ و سیرت، سائنس و طِبّ، اخلاقیات و اِسلامی معلومات، روز مرہ معاملات اور دیگر بہت سے موضوعات سے متعلق سُوالات کرتے ہیں اور شیخِ طریقت امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ انہیں حکمت آموز اور عشقِ رسول میں ڈوبے ہوئے جوابات سے نوازتے ہیں۔

امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے ان عطا کردہ دلچسپ اور علم وحکمت سے لبریز مَدَنی پھولوں کی خوشبوؤں سے دنیا بھر کے مسلمانوں کو مہکانے کے مقدّس جذبے کے تحت المدینۃ العلمیہ کا شعبہ **"فیضانِ مدنی مذاکرہ"** ان مَدَنی مذاکرات کو کافی ترامیم و اضافوں کے ساتھ **"فیضانِ مدنی مذاکرہ"** کے نام سے پیش کرنے کی سعادت حاصل کر رہا ہے۔ ان تحریری گلدستوں کا مطالعہ کرنے سے اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ عقائد و اعمال اور ظاہر و باطن کی اصلاح، محبتِ الٰہی و عشقِ رسول کی لازوال دولت کے ساتھ ساتھ مزید حصولِ علمِ دین کا جذبہ بھی بیدار ہو گا۔

اِس رسالے میں جو بھی خوبیاں ہیں یقیناً ربِّ رحیم عَزَّوَجَلَّ اور اس کے محبوبِ کریم صَلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی عطاؤں، اولیائے کرام رَحِمَهُمُ اللّٰهُ السَّلَام کی عنایتوں اور امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی شفقتوں اور پُر خُلوص دعاؤں کا نتیجہ ہیں اور خامیاں ہوں تو اس میں ہماری غیر ارادی کوتاہی کا دخل ہے۔

شعبہ فیضانِ مدنی مذاکرہ

۱۲ رمضان المبارک ۱۴۳۶ھ / 30 جون 2015ء

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ ؕ

اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ؕ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ؕ

اپنے لیے کفن تیار رکھنا کیسا؟

(مع دیگر دلچسپ سُوال وجواب)

شیطان لاکھ سُستی دِلائے یہ رسالہ (۳۲ صفحات) **مکمل** پڑھ لیجیے۔
اِنْ شَآءَ اللّٰه عَزَّوَجَلَّ **معلومات** کا اَنمول خزانہ ہاتھ آئے گا۔

دُرُود شریف کی فضیلت

نبیوں کے سلطان، رحمتِ عالمیان، سرورِ ذیشان، سردارِ دوجہان، محبوبِ رحمٰن صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم کا فرمانِ رحمت نشان ہے: ”جس نے مجھ پر ایک بار دُرُودِ پاک پڑھا اللّٰه عَزَّوَجَلَّ اُس پر دس رحمتیں نازِل فرماتا ہے، دس گناہ مٹاتا ہے اور دس دَرَجات بُلند فرماتا ہے۔“(1)

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيْب! صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلٰى مُحَمَّد

اپنے لیے کفن تیار رکھنا کیسا؟

عرض: اپنے لیے پہلے سے کفن تیار رکھنا کیسا ہے؟ نیز قبر پہلے سے کُھدوا کر رکھ سکتے ہیں یا نہیں؟

اِرشاد: اپنے لیے پہلے سے کفن تیار رکھنے میں کوئی حَرَج نہیں۔ حضرتِ سَیِّدُنا امام

(1) ...... نسائی، کتاب السھو، باب الفضل فی الصلوٰۃ علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم، ص ۲۲۲، حدیث: ۱۲۹۴

محمد بن اسمٰعیل بخاری عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللّٰہِ الْبَارِی نے بخاری شریف میں ایک مستقل باب باندھا ہے جس کا نام ہی یہ رکھا ہے "مَنِ اسْتَعَدَّ الْکَفَنَ فِیْ زَمَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم فَلَمْ یُنْکِرْ عَلَیْہِ نبیِّ کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے زمانہ میں جس نے کفن تیار رکھا اور آپ نے اس پر انکار نہ فرمایا" اس باب کے تحت ایک حدیثِ پاک نقل فرمائی کہ ایک صحابی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے صاحبِ جود و نوال، رسولِ بے مثال، بی بی آمنہ کے لال صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے کفن کے لیے چادر مانگی تو آپ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے عطا فرما دی اور اس سے منع نہ فرمایا چنانچہ حضرتِ سَیِّدُنا سہل بن سعد رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ روایت کرتے ہیں کہ ایک خاتون نبیِّ کریم، رَءُوْفٌ رَّحیم عَلَیْہِ اَفْضَلُ الصَّلٰوۃِ وَالتَّسْلِیْم کی خدمتِ اقدس میں خوبصورت بُنی ہوئی حاشیہ والی چادر لائی، تمہیں معلوم ہے کہ کون سی چادر تھی؟ لوگوں نے جواب دیا وہ تہبند ہے۔ کہا: ہاں۔ اُس عورت نے عرض کی: "میں نے اِسے اپنے ہاتھ سے بُنا ہے تاکہ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو پہناؤں۔" نبیِّ کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اُسے قبول فرما لیا اور آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو اس کی ضرورت بھی تھی۔ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اُس چادر کو اِزار بنا کر ہمارے پاس تشریف لائے تو فُلاں صحابی نے اس چادر کی تعریف کی اور کہا کہ "کتنی اچھی ہے یہ مجھے پہنا دیجیے۔" لوگوں نے اس سے کہا: "تم نے

اچھا نہیں کیا کیونکہ نبیِّ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو اِس کی ضرورت تھی اور پھر تمہیں یہ بھی معلوم ہے کہ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کسی سائل کا سوال رَدّ نہیں فرماتے اس کے باوجود تم نے چادر مانگ لی۔" تو اس نے کہا: "خدا کی قسم! یہ چادر میں نے پہننے کے لیے نہیں مانگی بلکہ اس لیے مانگی ہے کہ میں اس مبارک چادر کو اپنا کفن بناؤں۔" حضرتِ سَیِّدُنا سہل رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں کہ وہ مبارک چادر اُن (خوش نصیب صحابی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ) کا کفن بنی۔[1]

معلوم ہوا کہ کفن پہلے سے تیار رکھا جا سکتا ہے یہی وجہ ہے کہ ان صحابی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے اپنے کفن کے لیے چادر مانگی اور آپ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے بھی اس سے منع نہ فرمایا بلکہ چادر عطا فرما دی، مگر قبر پہلے سے نہیں بنانی چاہیے کہ میرے آقا اعلیٰ حضرت، امامِ اہلسنّت، مجدِّدِ دین وملّت مولانا شاہ امام احمد رضا خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن فرماتے ہیں: کفن پہلے سے تیار رکھنے میں حرج نہیں اور قبر پہلے سے بنانا نہ چاہئے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ﴿وَمَا تَدْرِیْ نَفْسٌۢ بِاَیِّ اَرْضٍ تَمُوْتُ﴾ (پ۲۱، لقمان: ۳۴) ترجَمۂ کنزُالایمان: اور کوئی جان نہیں جانتی کہ کس زمین میں مرے گی۔[2]

❶...... بخاری، کتاب الجنائز، باب من استعد الکفن... الخ، ۱/ ۴۳۱-۴۳۲، حدیث: ۱۲۷۷

❷...... فتاویٰ رضویہ، ۹/ ۲۶۵

البتہ بعض بزرگانِ دین رَحِمَہُمُ اللہُ الْمُبِین نے اپنا محاسبہ کرنے اور دل کو نرم رکھنے کے لیے قبر کُھدوا کر رکھی ہے اس میں کوئی حرج نہیں جیسا کہ حضرتِ سیِّدُنا ربیع بن خُثَیْم رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے اپنے گھر میں ایک قبر کھود رکھی تھی۔ جب کبھی اپنے دل میں سختی پاتے تو اس میں لیٹ جاتے اور جب تک اللہ عَزَّوَجَلَّ چاہتا اس میں رہتے پھر یہ آیتِ مُبارَکہ تلاوت فرماتے:

﴿ رَبِّ ارْجِعُوْنِ ۙ﴿۹۹﴾ لَعَلِّیْۤ اَعْمَلُ صَالِحًا فِیْمَا تَرَكْتُ ﴾ (پ۱۸، المؤمنون: ۹۹، ۱۰۰)

ترجمۂ کنز الایمان: "اے میرے رب مجھے واپس پھیر دیجئے شاید اب میں کچھ بھلائی کماؤں اس میں جو چھوڑ آیا ہوں۔" اسے دُہراتے رہتے پھر خود کو مخاطب کر کے کہتے: اے ربیع! تیرے ربّ نے تجھے واپس بھیج دیا ہے اب عمل کر۔[1] اسی طرح حضرتِ سَیِّدُنا عمر بن عبد العزیز عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْعَزِیْز کے بارے میں بھی مذکور ہے اور یہ بھی لکھا ہے کہ ایسا کرنے والے کو اجر دیا جائے گا۔[2]

فکرِ مدینہ کا مطلب اور اس کی اہمیت

عرض: فکرِ مدینہ کسے کہتے ہیں اور یہ کیوں ضروری ہے؟

اِرشاد: دعوتِ اسلامی کی اِصطلاح میں اپنا مُحاسَبہ کرنے کو "فکرِ مدینہ" کہا جاتا ہے، اس کا آسان سا مطلب یہ ہے کہ اِنسان اُخْرَوی اِعتبار سے اپنے معمولاتِ

مدینہ

1 ...... احیاء العلوم، کتاب ذکر الموت ومابعدہ، بیان حال القبر...الخ، ۵/۲۳۸

2 ...... فتاویٰ تاتارخانیة، کتاب الصلاة، الفصل فی القبر والدفن، ۲/۱۷۲ ملخصاً

زندگی پر غور کرے پھر جو کام اس کی آخرت کے لیے نُقصان دہ ثابت ہو سکتے ہوں، انہیں دُرُست کرنے کی کوشش میں لگ جائے اور جو کام اُخْرَوی اِعتبار سے نَفْع بخش نظر آئیں، اِن میں بہتری کے لیے اِقْدامات کرے۔[1]

فکرِ مدینہ (یعنی اپنا محاسبہ) کرنا اس لیے ضروری ہے کہ اس سے نیک اَعمال بجالانے کی رغبت پیدا ہوتی اور گناہوں پر ندامت ہوتی ہے تو یوں انسان کو سابِقہ گناہوں سے توبہ کی توفیق مل جاتی ہے جیسا کہ حضرتِ سَیِّدُنا ابنِ عباس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا فرماتے ہیں: اَلتَّفَکُّرُ فِی الْخَیْرِ یَدْعُوْ اِلَی الْعَمَلِ بِہٖ وَالنَّدَمُ عَلَی الشَّرِّ یَدْعُوْ اِلٰی تَرْکِہٖ یعنی اچھی باتوں کے بارے میں سوچنے سے ان پر عمل کی ترغیب ملتی ہے اور بُرائیوں پر نادم ہونے سے انہیں

مدینہ

[1]......اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ! شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت، بانیٔ دعوتِ اسلامی حضرتِ علامہ مولانا محمد الیاس عطّار قادری رضوی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے اِس پر فتن دور میں آسانی سے نیکیاں کرنے اور گناہوں سے بچنے کے طریقۂ کار پر مشتمل شریعت و طریقت کا جامع مجموعہ بنام "مَدَنی انعامات" بصورتِ سوالات عطا فرمایا ہے۔ اسلامی بھائیوں کے لیے 72، اسلامی بہنوں کے لیے 63 اور طَلَبہ علمِ دین کے لیے 92، دینی طالِبات کے لیے 83 اور مَدَنی مُنّوں اور مُنّیوں کے لیے 40 اور "خصوصی اسلامی بھائیوں" (یعنی گونگے بہروں) کے لیے 27 مَدَنی اِنعامات ہیں۔ بے شمار اسلامی بھائی، اسلامی بہنیں اور طَلَبہ "مدنی انعامات" کے مطابق عمل کر کے روزانہ سونے سے قبل "فکرِ مدینہ" یعنی اپنے اعمال کا جائزہ لے کر "مَدَنی انعامات" کے پاکٹ سائز رسالے میں دیئے گئے خانے پُر کرتے ہیں۔ ان مَدَنی انعامات کو اپنا لینے کے بعد نیک بننے اور گناہوں سے بچنے کی راہ میں حائل رُکاوٹیں اللہ عَزَّوَجَلَّ کے فضل و کرم سے بتدریج دور ہوتی چلی جاتی ہیں اور اس کی برکت سے پابندِ سنّت بننے، گناہوں سے نفرت کرنے اور ایمان کی حفاظت کے لیے کُڑھنے کا ذِہن بھی بنتا ہے۔ (شعبہ فیضانِ مدنی مذاکرہ)

چھوڑنے کی توفیق ملتی ہے۔[1]

فکرِ مدینہ کرنے اور اس کے ذریعے اپنی قبر و آخرت بہتر بنانے والوں کے لیے سرکارِ عالی وقار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا یہ اِرشادِ پاک بہترین نصیحت بنیاد ہے کہ پانچ سے پہلے، پانچ کو غنیمت جانو: (۱) جوانی کو بڑھاپے سے پہلے (۲) صحت کو بیماری سے پہلے (۳) مالداری کو تنگدستی سے پہلے (۴) فراغت کو مَصروفیت سے پہلے اور (۵) زندگی کو موت سے پہلے۔[2]

اَمیرُ المؤمنین حضرتِ سیِّدُنا عثمانِ غنی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں: دنیا کی فکر دِل میں اندھیرا جبکہ آخرت کی فکر روشنی و نور پیدا کرتی ہے۔[3]

میٹھے میٹھے اِسلامی بھائیو! فکرِ مدینہ کی بَرَکتوں سے کَمَا حَقُّہٗ مستفید ہونے کے لیے روزانہ سونے سے پہلے گھر وغیرہ کے کسی کمرے میں تنہا یا ایسی جگہ جہاں مکمل خاموشی ہو، آنکھیں بند کر کے سر جُھکائے کم اَز کم 12 منٹ اپنے روز مَرَّہ کے معمولات کا جائزہ لیجیے اور قبر و آخرت کی ہولناکیوں کا تصوّر باندھیے اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ اس کی برکت سے نیک اعمال کرنے، گناہوں سے بچنے اور اپنی قبر و آخرت کو بہتر بنانے کا ذِہن بنے گا۔

---

1. احیاء العلوم، کتاب التفکر، فضیلة التفکر، ۱۶۳/۵
2. مستدرک حاکم، کتاب الرقاق، نعمتان مغبون فیھما کثیر...الخ، ۴۳۵/۵، حدیث: ۷۹۱۶
3. مُنَبِّہات ابنِ حجر، ص ۴

روز مَرَّہ کے معمولات کا مُحاسبہ

عرض: اپنے روز مَرَّہ کے معمولات کی کس طرح فکرِ مدینہ کی جائے؟

اِرشاد: روز مَرَّہ کے معمولات کی فکرِ مدینہ کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ انسان رات جب بستر پر سونے لگے تو اس وقت اپنی آنکھیں بند کرکے غور کرے کہ صُبح نیند سے بیدار ہونے کے بعد سے اب تک میں اپنی زندگی کے کتنے گھنٹے گزار چکا ہوں؟ جس اَنداز سے میں نے یہ وقت گزارا، اس دوران جو اَفعال مجھ سے سرزد ہوئے، کیا زندگی بَسر کرنے کا میرا یہ انداز، اللہ عَزَّوَجَلَّ اور اس کے پیارے رسول صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے نزدیک پسندیدہ ہے یا ناپسندیدہ؟ افسوس! میرا طرزِ زندگی تو ناپسندیدہ ہی شمار ہوگا کیونکہ میں نے سب سے پہلا کام تو یہ کیا تھا کہ نیند کو عزیز رکھتے ہوئے نمازِ فجر قضا کر دی، پھر دِن چڑھے بیدار ہونے کے بعد سرکار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی پیاری اور نورانی سنتِ مبارَکہ ایک مٹھی داڑھی شریف رکھنے کو ترک کر دینے کا سلسلہ قائم رکھتے ہوئے اسے مونڈیا کاٹ کر مَعَاذَ اللہ عَزَّوَجَلَّ گندی نالی تک میں بہا دینے سے دَرِیغ نہیں کیا، پھر کپڑے وغیرہ تبدیل کرنے کے دَوران ٹیپ ریکاڈر یا کیبل وغیرہ پر گانے سُننے کا بھی سلسلہ رہا، نامحرم عورتوں مثلاً بھابھی وغیرہ سے ہنسی مذاق وغیرہ بھی جاری رہی، ناشتے میں تاخیر کی وجہ سے والِدہ کے سامنے گستاخانہ اَندازِ گفتگو اِختیار کرکے ان کا دِل بھی توڑ کھایا

تھا، ابّا جان نے کوئی کام کہا تو حسبِ معمول انہیں ٹکّا سا جواب دے دیا تھا، پھر اپنے دفتر جانے کے لیے جو لباس میں نے پہن رکھا تھا وہ بھی تو خلافِ سُنَّت تھا، جب گھر سے روانہ ہوا تو چلتے چلتے اپنے پڑوسیوں کی رنگ شُدہ صاف ستھری دِیوار پر پان کی پیک پھینک کر اسے داغدار کر ڈالا تھا، بس میں کنڈیکٹر وغیرہ سے خواہ مخواہ اُلجھ کر دو چار گالیاں بھی تو بکی تھیں اور بس میں بیٹھی بے پردہ خواتین کو مسلسل گھورا بھی تو تھا، پھر دورانِ ملازمت اپنی ڈیوٹی پوری کرنے کے بجائے اِدھر اُدھر کی باتوں میں وقت ضائع کر دیا جبکہ مشاہرہ پورا ہی لوں گا، اپنے ساتھیوں کی چیزیں انہیں ناگوار گزرنے کے باوُجُود ان کی اِجازت کے بغیر اِستِعمال کر ڈالیں، ظہر کی نماز کا طویل وقت اپنے دوستوں سے "گپ شپ" کرتے ہوئے گزار دیا، اسی طرح عصر و مغرب کی نمازیں بھی میں نے دیگر مصروفیات کی نذر کر دیں، واپسی پر رَش کی بنا پر دوسروں کو دَھکے دیتے ہوئے گھر واپسی کے لیے بس میں سُوار ہو گیا اور بس اسٹاپ سے گھر آتے ہوئے کوئی غریب مجھ سے اَنجانے میں ٹکرا گیا تھا تو میں نے اس کا قصور نہ ہونے کے باوُجُود اِسے گریبان سے پکڑ کر پیٹ ڈالا تھا، گھر پہنچ کر "شدید تھکاوٹ" کی وجہ سے عشا کی نماز بھی نہ پڑھی اور رات کا کھانا کھانے کے بعد "فریش(Fresh)" ہونے کے لیے آوارہ دوستوں کی محفل میں جا بیٹھا، فُحش کلامی، گالی گلوچ، تاش کا کھیل اس محفل کی

”نمایاں خصوصیات“ تھیں، جب رات گئے گھر لوٹا تو نیند سے آنکھیں بند ہونے لگیں اور میں سونے کے لیے بستر پر چلا آیا، یوں میں نے سارا دن اللہ عَزَّوَجَلَّ کی نافرمانی میں گزار دیا۔

اس مقام پر پَہُنچ کر آنکھیں کھول کر اپنے آپ سے یوں مخاطب ہو کہ اے نادان! تو کب تک اِسی منحوس طرزِ زندگی کو اپنائے رکھے گا؟ کیا روزانہ یونہی تیرے نامۂ اَعمال میں گناہوں کی تعداد بڑھتی رہے گی؟ کیا تجھے نیکیوں کی بالکل حاجت نہیں؟ کیا تجھ میں اِتنی ہمت و طاقت ہے کہ دوزخ کے عذابات برداشت کر سکے؟ کیا تو جنّت سے محرومی کا دُکھ برداشت کر پائے گا؟ یاد رکھ! اگر اب بھی تو خوابِ غفلت سے بیدار نہ ہوا تو موت کے جھٹکے بالآخر تجھے جھنجھوڑ کر اُٹھا دیں گے۔ لیکن اَفسوس! اُس وقت بَہُت دیر ہو چکی ہو گی، پچھتانے کے سِوا تو کچھ نہ کر سکے گا۔ ابھی تو زندہ ہے، اِس لیے اس وقت کو غنیمت جان اور سنبھل جا اور اپنی اِس مختصر زندگی کو خدائے اَحْکَمُ الْحَاکِمِیْن جَلَّ جَلَالُہٗ کی اِطاعت اور اس کے پیارے حبیب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی سُنَّتوں کی اِتباع میں بسر کر لے۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! رات جب سونے لگیں تو بیان کردہ طریقے کے مطابق دن بھر کے اپنے اَعمال واَفعال کو یاد کر لیا کریں، اگر کوئی نیک کام کیا ہو تو اس پر شکر بجالائیں اور اگر مَعَاذَ اللہ عَزَّوَجَلَّ کوئی گناہ سرزد ہوا ہے تو

اس سے توبہ کرتے ہوئے آئندہ اس سے بچنے کا پکا عہد کر لیجیے اس طرح نیکیاں کرنے اور گناہوں سے بچنے کا ذہن بنے گا۔ حضرتِ سَیِّدُنا مکحول شامی قُدِّسَ سِرُّہُ السّامی فرماتے ہیں: انسان جب بستر پر آرام کرنے لگے تو اپنا محاسبہ کرے کہ آج اس نے کیا اَعمال کیے؟ پھر اگر اس نے اچھے اَعمال کیے ہوں تو اللہ عَزَّوَجَلَّ کا شکر کرے اور اگر اس سے گناہ سرزد ہوئے ہوں تو توبہ واِستغفار کرے کیونکہ اگر یہ ایسا نہ کریگا تو اس تاجر کی طرح ہو گا جو خرچ کرتا جائے لیکن حساب کتاب نہ رکھے تو ایک وقت ایسا آئے گا کہ وہ کنگال ہو جائے گا۔[1] اس کے علاوہ نزع کی کیفیات اور قبر کے امتحان کا تصور باندھ کر بھی فکرِ مدینہ کی جا سکتی ہے۔

وقتِ نزع اور قبر کے امتحان کا تصوّر

عرض: نزع کی کیفیات اور قبر کے امتحان کا کس طرح تصور باندھ کر مُحاسَبَہ کیا جائے؟

اِرشاد: اپنی آنکھیں بند کر کے نزع کی کیفیت اور قبر کے امتحان کا تصور اس طرح کیجیے کہ میری موت کا وقت آن پہنچا اور مجھ پر غشی طاری ہو چکی ہے، رشتہ دار وغیرہ بے بسی کے عالَم میں مجھے موت کے مُنہ میں جاتا ہوا دیکھ رہے ہیں۔ نَزع کی ناقابلِ بیان تکالیف کا سامنا ہے، زبان کی قوتِ گویائی رُخصت

مدینہ

[1] ...... تنبیہ الغافلین، باب التفکر، ص ۳۰۹

ہو چکی، مجھے سخت پیاس محسوس ہو رہی ہے۔ اسی اِثنا میں کسی نے سرہانے سورۂ یٰسین شریف کی تلاوت شروع کر دی، رِشتہ داروں کی صورتیں مَدَّ ہم ہوتی نظر آ رہی ہیں۔ اب گلے سے خرخراہٹ کی آوازیں آنے لگیں اور روح نے جسم کا ساتھ چھوڑ دیا۔ میری موت واقع ہو جانے کے بعد عزیز و اَقارب پر گریہ طاری ہو گیا۔ بیوی بچے، بہن بھائی اور ماں باپ وغیرہ سبھی شدّتِ غم سے آنسو بہا رہے ہیں اور کچھ لوگ میرے گھر والوں کو دِلاسہ دے رہے ہیں۔ اِن میں سے کسی نے آگے بڑھ کر میری بے نور آنکھیں بند کر دیں اور پاؤں کے دونوں انگوٹھے اور دونوں جبڑوں کو کپڑے کی پٹی سے باندھ دیا۔ پھر کچھ لوگ قبر کی تیّاری کے لیے اور کچھ کفن و تختۂ غسل لانے کے لیے روانہ ہو گئے۔ غسل کا اِنتظام ہونے پر مجھے تختۂ غسل پر لِٹا کر غسل دیا گیا اور سفید کفن پہنا کر آخری دِیدار کے لیے گھر والوں کے سامنے لٹا دیا گیا۔ میرے چاہنے والوں نے آخری مرتبہ مجھے دیکھا کہ یہ چہرہ اب دُنیا میں دوبارہ ہمیں دکھائی نہ دے گا۔ پورے گھر کی فضا پر عجیب سوگواری چھائی ہوئی ہے، دَر و دِیوار پر اُداسی طاری ہے۔ بالآخر! میری چارپائی کو کندھوں پر اُٹھا لیا گیا اور میں نے ایک حسرت بھری نظر اپنے گھر پر ڈالی کہ یہ وُہی گھر ہے جہاں میری پیدائش ہوئی، میرا بچپن گزرا، یہیں میں نے جوانی کی بہاریں دیکھیں، اپنے کمرے کی طرف دیکھا جہاں اب کوئی دوسرا بسیرا

کرے گا، اپنے اِستعمال کی چیزوں کی طرف دیکھا جنہیں اب کوئی اور اِستعمال کرے گا، اپنے ہاتھوں سے لگائے ہوئے پودوں کی جانب دیکھا جن کی نگہبانی اب کوئی دوسرا کرے گا۔ لوگ میرا جنازہ اپنے کندھوں پر اُٹھائے جنازہ گاہ کی طرف بڑھنا شروع ہو گئے۔ میں نے اِنتہائی حسرت کے ساتھ آخری مرتبہ اپنے ماں باپ، بیوی بچوں، بھائی بہنوں، دیگر رِشتہ داروں، دوستوں اور محلے والوں کی طرف دیکھا، اِن گلیوں، اِن راستوں کو دیکھا جن سے گزر کر کبھی میں اپنے کام کاج یا اِسکول وغیرہ کے لیے جایا کرتا تھا۔

جنازہ گاہ پہُنچ کر میری نمازِ جنازہ ادا کی گئی، اس کے بعد میری چارپائی کا رُخ قبروں کی جانب کر دیا گیا، جہاں مجھے طویل عرصے کے لیے کسی تاریک قبر میں تنہا چھوڑ دیا جائے گا، یہ وُہی قبرستان ہے کہ جہاں دِن کے اُجالے میں تنہا آنے کے تصوّر ہی سے میرا کلیجہ کانپتا تھا۔ یہ وُہی قبر ہے جس کے بارے میں کہا گیا کہ "قبر یا تو جنت کے باغوں میں سے ایک باغ ہے یا جہنم کے گڑھوں میں سے ایک گڑھا۔"(1) اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ "قبر آخرت کی سب سے پہلی مَنزِل ہے، اگر صاحبِ قبر نے اس سے نَجات پالی تو بعد (یعنی قیامت) کا معاملہ آسان ہے اور اگر اس سے نجات نہ پائی تو بعد کا معاملہ

---

(1)...... ترمذی، کتاب صفة القیامة، باب (ت: ۹۱)، ۴/۲۰۹، حدیث: ۲۴۶۸

زیادہ سخت ہے۔"[1] وہاں پہلے سے دَفْن مُردوں نے یہ کہہ کر میرے رَنج وغم میں اِضافہ کر دیا کہ "اے اپنے پڑوسیوں اور بھائیوں کے بعد دنیا میں رہنے والے! کیا تو ہم سے عبرت نہیں پکڑ سکتا تھا؟ ہم یہاں پہلے چلے آئے کیا تو اس پر غور وفکر نہیں کر سکتا تھا؟ کیا تو نہ جانتا تھا کہ ہمارے اعمال کا سلسلہ ختم ہو چکا ہے اور تیرے پاس مہلت ہے؟ پچھلے لوگ جو اَعمال نہ کر سکے تو نے ان کا اِہتمام کیوں نہ کیا؟"[2] قبر کی اس پُکار نے مجھے دَہْشَت ناک کر دیا کہ "اے دنیا سے دھوکا کھانے والے! تو نے ان رشتہ داروں سے عبرت کیوں نہ پکڑی جنہیں زمین کے گڑھے میں ڈال دیا گیا، یہ وہی تھے جنہیں دنیا نے تجھ سے پہلے دھوکے میں رکھا پھر موت انہیں قبروں کی طرف لے آئی۔"[3] یہ تو وُہی جگہ ہے کہ جہاں "دو فرشتے اپنے دانتوں سے زمین چیرتے ہوئے آتے ہیں، اُن کی شکلیں نہایت ڈراوَنی اور ہیبت ناک ہوتی ہیں، اُن کے بدن کا رنگ سیاہ اور آنکھیں سیاہ اور نیلی، اور دیگ کی برابر اور شُعلہ زن ہیں، اور اُن کے مَہِیب (خوفناک) بال سر سے پاؤں تک، اور اُن کے دانت کئی ہاتھ کے، جن سے زمین چیرتے ہوئے آئیں

---

1 ...... ترمذی، کتاب الزھد، باب (ت:۵)، ۴/۱۳۸، حدیث: ۲۳۱۵

2 ...... احیاء العلوم، کتاب ذکر الموت وما بعدہ، بیان کلام القبر للمیت، ۵/۲۵۳

3 ...... احیاء العلوم، کتاب ذکر الموت وما بعدہ، بیان کلام القبر للمیت، ۵/۲۵۳

گے، اُن میں ایک کو منکَر، دوسرے کو نکیر کہتے ہیں، مردے کو جھنجھوڑتے اور جھڑک کر اُٹھاتے اور نہایت سختی کے ساتھ کَرخت آواز میں سوال کرتے ہیں۔ پہلا سوال: مَنْ رَّبُّكَ؟ تیرا رب کون ہے؟ دوسرا سوال: مَا دِيْنُكَ؟ تیرا دین کیا ہے؟ تیسرا سوال: مَاكُنْتَ تَقُوْلُ فِيْ هٰذَا الرَّجُل؟ ان کے بارے میں تُو کیا کہتا تھا؟"[1] یہ سوچ کر میرا دل ڈوبا جارہا ہے کہ گناہوں کی نحوست کے سبب میری قبر کہیں دوزخ کا گڑھا نہ بنادی جائے۔ اے کاش! میں نے زندگی میں نیکیاں کمائی ہوتیں، افسوس! میں نے گناہوں سے پرہیز کیا ہوتا، اللہ عَزَّوَجَلَّ اور اس کے پیارے حبیب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے اَحکامات پر عمل کیا ہوتا، آہ! اب میرا کیا بنے گا!

اس کے بعد آنکھیں کھول دیجیے اور اپنے آپ سے مخاطب ہو کر کہئے کہ "ابھی میں زندہ ہوں، ابھی میری سانسیں چل رہی ہیں، اِن حسرت آمیز لمحات کے آنے سے پہلے پہلے مجھے اپنی قبر کو جنّت کا باغ بنانے کی جِدّ و جَہد میں لگ جانا چاہیے لہٰذا اب میں خوب نیکیاں کروں گا، سرکارِ عالی وقار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی پیاری پیاری سنتوں پر عمل کروں گا، گناہوں اور بُرے لوگوں کی صحبت سے دُور رہوں گا تاکہ کل مجھے پچھتانا نہ پڑے۔"

مدینہ

[1] ......بہارِ شریعت، ۱/۱۰۶-۱۰۷، حصہ ۱

اس کے علاوہ وقتاً فوقتاً قیامت کے امتحان اور میدانِ محشر کے کٹھن وقت کو بھی سامنے رکھ کر اپنے نفس کا محاسبہ کیا جاسکتا ہے۔

قیامت کے اِمتحان اور میدانِ محشر کا تصور

عرض: قیامت کے امتحان اور میدانِ محشر کا تصور باندھ کر اپنا مُحاسَبہ کرنے کا طریقہ بھی اِرشاد فرما دیجیے۔

اِرشاد: قیامت کے امتحان اور میدانِ محشر کا تصور یوں کیجیے کہ میں نے قبر میں ایک طویل عرصہ گزارنے کے بعد اَربوں کھربوں مُردوں کی طرح وہاں سے نکل کر اللہ عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں حاضری کے لیے میدانِ محشر کی طرف بڑھنا شروع کر دیا ہے۔ سورج نہایت کم فاصلے پر رہ کر آگ بَرسا رہا ہے، اس کی تپش سے بچنے کے لیے کوئی سایہ بھی مُیَسَّر نہیں، گرمی اور پیاس سے بُرا حال ہے، ہجوم کی کثرت کی وجہ سے دَھکے لگ رہے ہیں۔ اندرونی کیفیّت یہ ہے کہ زندگی بھر کی جانے والی اللہ تعالیٰ کی نافرمانیوں کا سوچ کر دِل ڈوبا جا رہا ہے، اِن کے نتیجے میں ملنے والی جہنم کی ہولناک سزاؤں کے تصوّر سے ہی کلیجہ کانپ رہا ہے، دِل بھی بے چینی کا شکار ہے کہ یہ تو وہی اِمتحان گاہ ہے جس کے بارے میں حدیثِ پاک میں فرمایا گیا کہ ”قیامت کے دن اِنسان اس وقت تک قدم نہ ہٹا سکے گا جب تک اس سے پانچ سوالات نہ کر لیے جائیں (۱) تم نے زندگی کیسے بسر کی؟ (۲) جوانی کس طرح گزاری؟ (۳) مال کہاں سے کمایا؟ اور (۴)

کہاں کہاں خرچ کیا؟ (۵) اپنے علم کے مطابق کہاں تک عمل کیا؟"[1]

اب عمر بھر کی کمائی کا حِساب دینے کا وقت آن پہنچا لیکن افسوس! مجھے اپنے دامن میں سوائے گناہوں کے کچھ دِکھائی نہیں دے رہا، شدّت کی بے بسی کے عالم میں اِمداد طلب نِگاہیں اِدھر اُدھر دوڑا رہا ہوں لیکن کوئی سہارا دِکھائی نہیں دے رہا، پچھتاوے کا اِحساس بھی ستا رہا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں پیش کرنے کے لیے میرے پاس کچھ بھی تو نہیں کیونکہ شریعت نے جو کرنے کا حکم دیا وہ میں نے نہیں کیا مثلاً مجھے روزانہ پانچ وقت مسجد میں باجماعت نماز پڑھنے کا حکم ملا لیکن افسوس! میں نیند، مصروفیت، تھکن اور دوستوں کی محفل وغیرہ کے سبب ان کو قضا کرتا رہا، مجھے رمضان المبارک کے مہینے میں روزہ رکھنے کا کہا گیا لیکن افسوس! میں معمولی بیماری اور مختلف حیلوں بہانوں سے روزہ رکھنے کی سعادت سے محروم ہوتا رہا، مجھے مخصوص شرائط کے پورا ہونے پر زکوٰۃ وحج کی ادائیگی کا حکم ہوا لیکن افسوس! میں مال کی مَحبّت کی وجہ سے زکوٰۃ وحج کی ادائیگی سے کتراتا رہا اور جس جس گناہ سے بچنے کی تلقین کی گئی تھی، میں انہی گناہوں میں رات دن مُلَوَّث رہا مثلاً مجھے کسی مسلمان کو بِلا اجازتِ شرعی تکلیف دینے سے روکا گیا لیکن آہ! میں

---

[1] ......ترمذی، کتاب صفة القیامة والرقائق والورع، باب فی القیامة، ۴/۱۸۸، حدیث: ۲۴۲۴

مسلمانوں پر ظلم ڈھاتا رہا، والدین کو ستانے سے منع کیا گیا لیکن آہ! میں نے والدین کی نافرمانی کر کے ان کو ستانا اپنی عادت بنا لیا تھا، جھوٹ، غیبت چغلی، فحش کلامی اور گالی گلوچ سے اپنی زبان پاک رکھنے کا کہا گیا لیکن آہ! میں اپنی زبان کو قابو میں نہ رکھ سکا، مجھے غیبت، فُحْش کلامی وغیرہ سُننے سے روکا گیا لیکن میں اپنی سماعت پاکیزہ نہ رکھ سکا، دِل کو بُغض، حسد، تکبّر، بَدگمانی، شَماتت(کسی کے نقصان پر خوش ہونا)، ناجائز لالچ وغُصّہ وغیرہ سے خالی رکھنے کا اِرشاد ہوا لیکن آہ! میں اپنے دِل کو اِن غِلَاظَتوں سے نہ بچا سکا۔

آہ صد آہ! یہ دونوں حکم توڑنے کے بعد میں کس مُنہ سے اس قہّار و جبّار عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں حاضر ہو کر اپنے اَعمالِ زندگی کا حساب دوں گا؟ اور پھر ایسی خطرناک صورتِ حال کہ خود میرے اَعضائے جسمانی مثلاً ہاتھ، پاؤں، آنکھ، کان، زبان وغیرہ میرے خلاف گواہی دینے کے لیے بالکل تیار ہیں۔ دوسری طرف اپنی مختصر سی زندگی میں نیک اَعمال اِختیار کرنے والوں کو ملنے والے اِنعامات دیکھ کر اپنے کرتوتوں پر شدید اَفسوس ہو رہا ہے کہ وہ اِطاعت گزار بندے تو سیدھے ہاتھ میں نامۂ اعمال لے کر شاداں و فرحاں جنّت کی طرف بڑھے چلے جا رہے ہیں لیکن نامعلوم میرا اَنجام کیا ہو گا؟ کہیں ایسا نہ ہو کہ مجھے اُلٹے ہاتھ میں نامۂ اعمال تھما کر جہنم میں جانے کا حکم سُنا دیا جائے اور سارے عزیز واَقارب کی نظروں کے سامنے مجھے مُنہ کے بل گھسیٹ کر

جہنم میں ڈال دیا جائے، ہائے میری ہلاکت! ہائے میری رُسوائی (وَالْعِیَاذُ بِاللہ)

یہاں پَہُنچ کر اپنی آنکھیں کھول دیجیے اور اپنے آپ سے مخاطب ہو کر یوں کہئے کہ "ابھی یہ وقت نہیں آیا، ابھی تو میں دُنیا میں ہوں، اس مختصر سی زندگی کو غنیمت جانوں اور اپنی آخرت سَنوارنے کی کوشش میں مصروف ہو جاؤں۔" پھر پختہ اِرادہ کیجیے کہ "میں اپنے ربّ تعالٰی کا اِطاعت گزار بندہ بننے کے لیے اس کے اَحکامات پر ابھی اور اِسی وقت عمل شروع کر دوں گا تاکہ کل میدانِ محشر میں مجھے پچھتانا نہ پڑے۔"

کچھ نیکیاں کما لے جلد آخرت بنا لے
کوئی نہیں بھروسا اے بھائی! زندگی کا (وسائلِ بخشش)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! فکرِ مدینہ کے دَوران ہو سکے تو رونے کی کوشش کیجیے اور اپنے آنسوؤں کو بہنے دیجیے کہ جو روتا ہے اس کا کام ہوتا ہے۔ اگر رونا نہ آئے تو رونے جیسی صُورت ہی بنا لیجیے کہ اچھوں کی نقل بھی اچھی ہوتی ہے۔ حضرتِ سَیِّدُنا سعد بن ابی وقاص رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے محبوب، دانائے غُیُوب، مُنَزَّہٌ عَنِ الْعُیُوب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اِرشاد فرمایا: رویا کرو، اگر رونا نہ آئے تو رونے جیسی صُورت ہی بنا لیا کرو۔[1] اَمِیْرُالْمُؤْمِنِین حضرتِ سَیِّدُنا مولائے کائنات، مولا مشکل

[1] ...... ابنِ ماجہ، کتاب الزھد، باب الحزن والبکاء، ۴/۴۶۶-۴۶۷، حدیث: ۴۱۹۶

کشا، علیُّ المرتضٰی شیرِ خدا کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی اللہ عَزَّوَجَلَّ کے خوف سے روئے تو وہ اپنے آنسوؤں کو کپڑے سے صاف نہ کرے بلکہ رُخساروں پر بہہ جانے دے کہ وہ اسی حالت میں ربّ تعالٰی کی بارگاہ میں حاضر ہوگا۔[1]

رونے والی آنکھیں مانگو، رونا سب کا کام نہیں
ذکرِ محبت عام ہے لیکن، سوزِ محبت عام نہیں

اَنبیائے کرام عَلَیْہِمُ السَّلَام کی تعداد مقرر کرنا کیسا؟

عرض: لوگوں میں مشہور ہے کہ ایک لاکھ چوبیس ہزار اَنبیائے کرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام دُنیا میں تشریف لائے، یہ کہاں تک دُرُست ہے؟

اِرشاد: اَنبیائے کرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی تعداد مُعَیَّن کرنا جائز نہیں، تعداد مُعَیَّن کرنے کے بجائے یوں کہا جائے کہ "کم و بیش ایک لاکھ چوبیس ہزار انبیائے کرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام دُنیا میں تشریف لائے۔" دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ 1250 صفحات پر مشتمل کتاب بہارِ شریعت جلد اوّل صَفْحَہ 52 پر ہے: اَنبیاءِ کرام (عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام) کی کوئی

مدینہ

[1] ...... شعب الایمان، باب فی الخوف من اللہ تعالی، ۱/ ۴۹۳-۴۹۴، حدیث: ۸۰۸

تعداد مُعَیَّن کرنا جائز نہیں کہ خبریں اِس باب میں مختلف ہیں اور تَعدادِ مُعَیَّن پر اِیمان رکھنے میں نبی کو نبوت سے خارِج ماننے یا غیرِ نبی کو نبی جاننے کا اِحتِمال ہے اور یہ دونوں باتیں کُفر ہیں لہٰذا یہ عقیدہ رکھنا چاہئے کہ ہمارا اللہ (عَزَّوَجَلَّ) کے ہر نبی پر اِیمان ہے۔

آواگون کسے کہتے ہیں؟

عرض: ”آواگون“ کسے کہتے ہیں؟

اِرشاد: غیر مسلموں کا یہ عقیدہ ہے کہ انسان کے مرنے کے بعد اس کی روح کسی دوسرے بدن میں چلی جاتی ہے خواہ وہ بدن انسان کا ہو یا کسی جانور کا اسے آواگون کہتے ہیں جیسا کہ دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ 1250 صَفحات پر مشتمل کتاب بہارِ شریعت جلد اوّل صفحہ 103 پر ہے: یہ خیال کہ وہ رُوح کسی دوسرے بدن میں چلی جاتی ہے، خواہ وہ آدمی کا بدن ہو یا کسی اور جانور کا جس کو تَناسُخ اور آواگون کہتے ہیں۔ مَحض باطِل اور اس کا ماننا کُفر ہے۔[1]

اسی طرح کے ایک سوال کے جواب میں صدرُ الشریعہ، بدرُ الطریقہ مفتی محمد امجد علی اعظمی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ الْقَوِی فتاویٰ امجدیہ میں تحریر فرماتے ہیں: اس قول

[1] ...... بہارِ شریعت، ۱/ ۱۰۳، حصّہ ۱

سے ظاہر یہی معلوم ہوتا ہے کہ وہ شخص تَنَاسُخ یعنی آواگون کا قائل ہے کیونکہ وہ کہتا ہے کہ اپنے اعمال کے مطابق بارِ دیگر (دوسری بار) پیدا ہونا ہے جس کا صاف مطلب یہ ہے کہ اگر اَعمال اچھے ہوں تو اس کی رُوح اچھے جسم میں جَنْم لیتی ہے اور بُرے اعمال ہوں تو جانور وغیرہ کے جسم میں جَنْم ہوتا ہے (یہ تناسخ ہے) اور تناسخ کا قول باطِل محض ہے۔ مسلمان تو مسلمان کسی اَہلِ کتاب یہود و نصاریٰ کے نزدیک بھی دُرُست نہیں۔ قرآن کا حکم تو یہ ہے:

ثُمَّ اِنَّكُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ تُبْعَثُوْنَ ۝ ترجَمۂ کنزُالایمان: پھر تم سب قیامت کے دن اُٹھائے جاؤ گے۔ (پ۱۸، اَلْمُؤْمِنُوْن: ۱۶)

اور فرماتا ہے:

مِنْهَا خَلَقْنٰكُمْ وَ فِيْهَا نُعِيْدُكُمْ وَ مِنْهَا نُخْرِجُكُمْ تَارَةً اُخْرٰى ۝ ترجَمۂ کنزُالایمان: ہم نے زمین ہی سے تمہیں بنایا اور اسی میں تمہیں پھر لے جائیں گے اور اسی سے تمہیں دوبارہ نکالیں گے۔ (پ۱۶، طٰہٰ: ۵۵)

یعنی مرنے کے بعد پھر زمین سے اُٹھائے جاؤ گے۔ یہ عقیدہ مسلمانوں کا ہے کہ مرنے کے بعد بعث (یعنی اُٹھنا) ہو گا۔ اپنی اپنی قبروں سے اُٹھائے جائیں گے، نہ یہ کہ ایک رُوح مُتَعَدَّد اَجسام لیتی رہے۔[1] بعض اوقات عورتیں

---

[1] ...... فتاویٰ امجدیہ، ۲/ ۴۴۳-۴۴۴، حصہ ۴

غصّہ میں آ کر بچّے کو کہہ دیتی ہیں: کون سے جَنَم میں سُدھرے گا؟ مَعَاذَ اللہ عَزَّوَجَلَّ یہ غیر مسلموں سے سیکھا ہے کیونکہ اِسلامی عقیدے میں ہر ایک کا ایک ہی بار جَنَم ہوتا ہے۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ ہمیں اسلامی عقائد و معاملات سیکھنے اور پھر ان کے مطابق عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

دُنیا کے تمام پانیوں سے افضل پانی

عرض: دُنیا کے تمام پانیوں میں کون سا پانی سب سے افضل ہے؟

اِرشاد: دُنیا کے تمام پانیوں میں سب سے افضل پانی وہ ہے جو سرکارِ نامدار، مدینے کے تاجدار، بعطائے پروردگار دوعالم کے مالک و مختار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی نورانی اُنگلیوں سے نکلا ہے چنانچہ فقہِ حنفی کی مشہور و معروف کتاب اَلْاَشْبَاہ وَالنَّظَائِر میں ہے: جو پانی سرکارِ عالی وقار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی مبارک اُنگلیوں سے نکلا وہ پانی تمام پانیوں سے افضل ہے۔[1]

اس کی شرح میں حضرتِ سَیِّدُنا علّامہ شیخ احمد بن محمد حموی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ الْقَوِی فرماتے ہیں: تمام پانیوں میں سب سے افضل وہ پانی ہے جو نبیِّ کریم، رَءُوْفٌ رَّحیم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی مبارک اُنگلیوں سے نکلا، اس کے

---

1 ...... الاشباہ والنظائر، الفن الرابع الالغاز، کتاب الطہارۃ، ص ۳۴۱

بعد آبِ زمزم، اس کے بعد آبِ کوثر، پھر اس کے بعد دریائے نیل کا پانی افضل ہے اور اس کے بعد باقی نہروں کا پانی افضل ہے۔[1]

مُفَسِّرِ شَہِیر، حکیم الاُمَّت حضرتِ مفتی احمد یار خان عَلَیْہِ رَحمَۃُ الْحَنَّان **فرماتے ہیں:** آبِ زم زم سارے پانیوں سے حتّٰی کہ جنت کے کوثر و سلسبیل سے بھی افضل ہے ورنہ فرشتے کوثر لاتے اور کیوں نہ ہو کہ یہ پانی حضرتِ اسمٰعیل عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے پاؤں سے پیدا ہوا۔ اس لیے افضل وہ پانی ہے جس کے چشمے حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی اُنگلیوں سے چھوٹے اس پانی سے (بھی) افضل حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے مُنہ شریف کا لُعاب ہے کہ ان دونوں پانیوں کو حضور سیِّدُ الانبیاء (عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام) سے نسبت ہے۔[2]

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! معلوم ہوا کہ ہمارے پیارے آقا، مکی مدنی مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی مبارک انگلیوں سے نکلنے والا پانی دنیا کے تمام پانیوں سے افضل ہے۔ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی انگلیوں سے پانی کے چشمے جاری ہونا یقیناً آپ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کا عظیم الشان مُعْجِزہ ہے اس مُعْجِزے کا ذکر کرتے ہوئے حضرتِ سیِّدُنا اَنَس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں کہ میں نے شَہَنْشاہِ مدینہ، قرارِ قلب و سینہ، فیض گنجینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ

---

1. ...... غمز عیون البصائر، الفن الرابع الالغاز، کتاب الطہارۃ، ۳/۲۶۲
2. ...... مرآۃ المناجیح، ۸/۱۱۴

وَسَلَّم کو دیکھا کہ جبکہ عصر کی نماز کا وقت قریب ہوا اور لوگوں نے پانی تلاش کیا تو نہ پایا تو سرکار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے پاس تھوڑا سا پانی لایا گیا، سرکار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اُس برتن میں اپنا دستِ اَقدس رکھا اور لوگوں کو حکم دیا کہ وہ اس سے وُضو کریں۔ حضرتِ سیِّدُنا اَنس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں کہ میں نے دیکھا کہ پانی سرکار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی مبارک اُنگلیوں سے پُھوٹ رہا ہے یہاں تک کہ سب لوگوں نے وُضو کر لیا۔[1] اس عظیمُ الشان مُعْجِزے کی عکاسی کرتے ہوئے اعلیٰ حضرت، امامِ اہلسنَّت، مجدِّدِ دین وملت مولانا شاہ امام احمد رضا خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن کیا خوب اِرشاد فرماتے ہیں ؎

اُنگلیاں ہیں فیض پر، ٹوٹے ہیں پیاسے جُھوم کر
ندیاں پنج آبِ رَحمت کی ہیں جاری واہ واہ! (حدائقِ بخشش)

مچھلی کا خون پاک ہے یا ناپاک؟

عرض: مچھلی کا خون پاک ہے یا ناپاک؟

اِرشاد: مچھلی کا خون پاک ہے کیونکہ وہ بظاہر خون ہے مگر حقیقتاً خون نہیں ہوتا۔[2] صَدرُ الشَّریعہ، بَدرُ الطَّریقہ حضرتِ علّامہ مولانا مفتی محمد امجد علی اعظمی عَلَیْہِ

[1] ...... بخاری، کتاب الوضو، باب التماس الوضوء...الخ، ۱/۸۱، حدیث: ۱۶۹

[2] ...... ردالمحتار، کتاب الطھارۃ، مبحث فی بول الفأرۃ...الخ، ۱/۵۸۰

رَحمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی فرماتے ہیں: مچھلی اور پانی کے دیگر جانوروں اور کھٹمل اور مچھر کا خون پاک ہے۔[1]

تبدیل شدہ کپڑا پہننے کا حکم

عرض: اگر دھوبی کے یہاں سے کپڑا تبدیل ہو کر آیا تو اسے پہن سکتے ہیں یا نہیں؟

اِرشاد: ایسا تبدیل شدہ کپڑا نہیں پہن سکتے کہ یہ حرام ہے اور ایسے کپڑے میں نماز پڑھنا بھی مکروہِ تحریمی ہے چنانچہ فتاویٰ رضویہ، جلد7 صفحہ 298 پر ہے: ''بدلا ہوا کپڑا پہننا مرد و عورت سب کو حرام ہے اور اس سے نماز مکروہِ تحریمی۔''

کُھرچَن کھانا کیسا؟

عرض: کُھرچَن کھانا کیسا ہے؟

اِرشاد: کُھرچَن کھانا سُنَّت ہے کہ ''ہمارے میٹھے میٹھے آقا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کُھرچَن کھانا پسند فرماتے تھے۔''[2] اور آقا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی پسند ہماری پسند۔ جب ہانڈی پکائی جاتی ہے تو غِذائیت نیچے کی طرف اُترتی ہے لٰہذا کُھرچَن میں زِیادہ غِذائیت ہوتی ہے۔ مُفَسِّرِ شَہِیر، حکیم الاُمَّت حضرتِ مفتی احمد یار خان عَلَیْہِ رَحمَۃُ الْحَنَّان فرماتے ہیں: ہانڈی کی کُھرچَن لذِیذ بھی ہوتی ہے زُوْدِ ہضم بھی۔ تمام ہانڈی کی طاقت ایک طرف اور کُھرچَن کی طاقت ایک

مدینہ

1. ...... بہارِ شریعت، ۱/ ۳۹۲، حصہ ۲ ملتقطاً
2. ...... مشکاۃُ المصابیح، کتاب الاطعمة، الفصل الثانی، ۲/ ۹۷، حدیث: ۴۲۱۷

طرف۔ غرضیکہ چاول وغیرہ کی کھرچن میں بہت خوبیاں ہیں۔[1]

دُعا میں اِدھر اُدھر دیکھنے کے نقصانات

عرض: دُعا میں اکثر لوگ اِدھر اُدھر دیکھتے اور ناخنوں وغیرہ سے کھیلتے نظر آتے ہیں، اِس کی کوئی خاص وجہ ہو تو بیان فرما دیجیے۔

اِرشاد: حدیثِ پاک میں ہے: **اَلدُّعَاءُ مُخُّ الْعِبَادَةِ یعنی دعا عبادت کا مَغز ہے۔**[2] دُعا جب اِتنی عظیمُ الشّان عبادت ٹھہری تو پھر شیطان کیوں نہ اس عبادت میں خَلَل اَنداز ہو گا؟ یہی وجہ ہے کہ شاذونادر ہی کوئی مسلمان ایسا ہو گا جو دُعا کے ظاہری و باطنی آداب کا لحاظ رکھتے ہوئے دُعا مانگتا ہو گا۔

یاد رکھیے! دُعا مانگتے وقت اِدھر اُدھر دیکھتے رہنا اور ناخنوں وغیرہ سے کھیلتے رہنا لاپرواہی اور غفلت کی علامت ہے لہٰذا جب بھی دُعا مانگیں تو ظاہری بدن کی عاجزی وانکساری کے ساتھ ساتھ دل بھی حاضر ہو اور دُعا کی قبولیت کا یقین بھی کہ حدیثِ پاک میں ہے: اللہ عَزَّوَجَلَّ سے دُعا کرو قبولیت کا یقین رکھتے ہوئے اور جان رکھو کہ بے شک اللہ عَزَّوَجَلَّ کسی غافل کھیلنے والے دل کی دُعا قبول نہیں فرماتا۔[3] دورانِ دُعا اِدھر اُدھر دیکھنے سے بچیے کہ "دُعا میں اِدھر

---

1. ...... مرآۃ المناجیح، ۶/ ۳۷
2. ...... تِرمِذی، کتاب الدعوات، باب ما جاء فی فضل الدعاء، ۵/ ۲۴۳، حدیث: ۳۳۸۲
3. ...... تِرمِذی، کتاب الدعوات، باب ما جاء فی جامع الدعوات... الخ، ۵/ ۲۹۲، حدیث: ۳۴۹۰

اُدھر دیکھنے سے زَوالِ بَصَر یعنی نظر کمزور ہو جانے کا اَندیشہ ہے۔"[1]

ہمیشہ نِگاہوں کو اپنی جھکا کر
کروں خاشِعانہ دُعا یاالٰہی (وسائلِ بخشش)

دُعا میں ہاتھ اُٹھانے کا طریقہ

عرض: دُعا میں ہاتھ اُٹھانے کا طریقہ اِرشاد فرما دیجیے۔

اِرشاد: دُعا میں ہاتھ اُٹھانے کے چار طریقے پیشِ خدمت ہیں: "جب بھی دُعا مانگیں دونوں ہاتھ اِس طرح اُٹھائیں کہ (۱) سینے کی سیدھ میں رہیں (۲) یا کاندھوں کی سیدھ میں رہیں (۳) یا چہرے کی سیدھ میں رہیں (۴) یا اتنے بلند ہو جائیں کہ بغل کی سفیدی نظر آجائے۔ چاروں صورتوں میں ہتھیلیاں آسمان کی طرف کھلی رہیں کہ دُعا کا قبلہ آسمان ہے۔"[2]

جن کو سوئے آسماں پھیلا کے جل تھل بھر دیے
صَدقہ اُن ہاتھوں کا پیارے ہم کو بھی درکار ہے (حدائقِ بخشش)

بَغَل کی سَفیدی نظر آنے کی وضاحت

عرض: دُعا میں ہاتھ اٹھانے کا چوتھا طریقہ یہ بیان کیا گیا ہے کہ "ہاتھ اتنے بُلند ہو جائیں کہ بغل کی سفیدی نظر آجائے" مگر قمیص یا کُرتے میں یہ ممکن

---

1. فضائلِ دعا، ص ۶۷ ملخصًا
2. فضائلِ دعا، ص ۷۵۔۷۶ ماخوذًا

نہیں، برائے کرم اس کی وضاحت فرما دیجیے۔

اِرشاد: ہمارے میٹھے میٹھے آقا، مکی مدنی مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اگرچہ کُرتا مبارک بھی زَیبِ بدنِ اَطہر فرماتے تھے مگر بارہا آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کُرتے کی جگہ چادر شریف ہی لپیٹ لیتے، وِصالِ ظاہری کے وَقْت بھی جسمِ منوّر پر چادر شریف اور تہبند اَطہر تھا جیسا کہ حضرتِ سیِّدُنا ابوبردہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں کہ میں حضرتِ سیِّدَتنا عائشہ صدّیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا کے پاس گیا انہوں نے یمن کا بنا ہوا ایک موٹے کپڑے کا تہبند نکالا اور ایک چادر نکالی جس کو مُلَبَّدَہ کہا جاتا ہے پھر انہوں نے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی قسم کھا کر فرمایا کہ محبوبِ ربِّ ذُوالجلال صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے انہی دو کپڑوں میں وصال فرمایا۔[1] لہٰذا چادر مُطَہَّر جب زَیبِ بدنِ اَطہر ہوتی اور مدینے کے تاجْوَر صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم دُعا میں اگر دستِ اَنور سرِ مَعنبر سے اُوپر اُٹھاتے تو بغلِ منوّر کی سَفیدی ظاہر ہو جاتی۔

نابالغ کا اِیصالِ ثواب

عرض: کیا نابالغ اِیصالِ ثواب کر سکتا ہے؟

اِرشاد: جی ہاں کر سکتا ہے۔[2] نابالغ فائدے میں رہتا ہے۔ اس کے گناہ بھی نہیں

مدینہ

1. ...... مُسلِم، کتاب اللباس والزینة، باب التواضع فی اللباس...الخ، ص ۱۱۵۲، حدیث: ۲۰۸۰
2. ...... فتاویٰ رضویہ، ۹/ ۶۴۲ ماخوذاً

لکھے جاتے اور اِس کی نیکیاں مقبول ہیں۔ اس پر وضو لازم ہے نہ غسل کہ وہ ابھی ان اَحکام کا مُکَلَّف نہیں ہوا۔ ہاں! اسے نماز کے لیے وُضو کرنے کا کہا جائے تاکہ اس کی عادت پڑے۔ فتاویٰ فقیہِ ملت میں ہے: نابالغ اپنے اَوراد ووظائف اور قرآنِ کریم کی تِلاوت کا ثواب دوسرے کو پہنچانے کے لئے جس کو چاہے دے سکتا ہے کہ اس میں نابالغ کا کچھ نقصان نہیں بلکہ فائدہ ہے۔[1]

سرکار عَلَیْہِ السَّلَام کی دادی جان اور نانی جان کا نام

عرض: ہمارے پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی دادی جان اور نانی جان کا نام کیا تھا؟

اِرشاد: ہمارے پیارے آقا، مدینے والے مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی دادی جان کا نام ”فاطمۃ بنت عَمْرو بن عائذ بن عمران“ اور نانی جان کا نام ”برّۃ بنت عبد العزیٰ بن عثمان“ ہے۔[2]

◈ ◈ ◈ ◈ ◈

---

[1] ...... فتاویٰ فقیہِ ملت، ۱/ ۲۸۵

[2] ...... دلائل النبوۃ، باب ذکر شرف اصل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، ۱/ ۱۸۳-۱۸۴ ملتقطاً

ماخذ و مراجع

❋	قرآنِ پاک	کلامِ الٰہی	❋ ❋ ❋ ❋
	[illegible]	[illegible]	[illegible]
1	کنز الایمان	اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان، متوفّٰی ۱۳۴۰ھ	مکتبۃ المدینۃ ۱۴۳۲ھ
2	صحیح البخاری	امام ابوعبد اللہ محمد بن اسماعیل بخاری، متوفّٰی ۲۵۶ھ	دار الکتب العلمیہ بیروت ۱۴۱۹ھ
3	صحیح مسلم	امام مسلم بن حجاج قشیری نیشاپوری، متوفّٰی ۲۶۱ھ	دار ابنِ حزم بیروت ۱۴۱۹ھ
4	سنن الترمذی	امام محمد بن عیسیٰ ترمذی، متوفّٰی ۲۷۹ھ	دار الفکر بیروت ۱۴۱۴ھ
5	سنن ابن ماجہ	امام محمد بن یزید القزوینی ابن ماجہ، متوفّٰی ۲۷۳ھ	دار المعرفہ بیروت ۱۴۲۰ھ
6	سنن النسائی	امام احمد بن شعیب نسائی، متوفّٰی ۳۰۳ھ	دار الکتب العلمیہ بیروت ۱۴۲۶ھ
7	المستدرک	امام ابوعبد اللہ محمد بن عبد اللہ حاکم، متوفّٰی ۴۰۵ھ	دار المعرفہ بیروت ۱۴۱۸ھ
8	شعب الایمان	امام ابو بکر احمد بن حسین بیہقی، متوفّٰی ۴۵۸ھ	دار الکتب العلمیہ بیروت ۱۴۲۱ھ
9	مشکوٰۃ المصابیح	علامہ محمد بن عبد اللہ خطیب تبریزی، متوفّٰی ۷۴۱ھ	دار الکتب العلمیہ بیروت ۱۴۲۴ھ
10	مرآۃ المناجیح	حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی، متوفّٰی ۱۳۹۱ھ	ضیاء القرآن پبلی کیشنز لاہور
11	دلائل النبوۃ	امام ابو بکر احمد بن حسین بیہقی، متوفّٰی ۴۵۸ھ	دار الکتب العلمیہ بیروت ۱۴۲۳ھ
12	رد المحتار	محمد امین ابن عابدین شامی، متوفّٰی ۱۲۵۲ھ	دار المعرفہ بیروت ۱۴۲۰ھ
13	غمز عیون البصائر	شیخ سید احمد بن محمد حموی، متوفّٰی ۱۰۹۸ھ	باب المدینہ کراچی ۱۴۱۸ھ
14	الاشباہ والنظائر	الشیخ زین الدین بن ابراہیم الشہیر بابن نجیم، متوفّٰی ۹۷۰ھ	دار الکتب العلمیہ بیروت ۱۴۱۹ھ
15	فتاویٰ تاتارخانیہ	علامہ عالم بن علاء انصاری دہلوی، متوفّٰی ۷۸۶ھ	باب المدینہ کراچی ۱۴۱۶ھ
16	فتاویٰ رضویہ	اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان، متوفّٰی ۱۳۴۰ھ	رضا فاؤنڈیشن مرکز الاولیا لاہور
17	بہارِ شریعت	صدر الشریعہ مفتی محمد امجد علی اعظمی، متوفّٰی ۱۳۶۷ھ	مکتبۃ المدینہ باب المدینہ کراچی
18	فتاویٰ امجدیہ	علامہ مفتی محمد امجد علی اعظمی، متوفّٰی ۱۳۶۷ھ	مکتبہ رضویہ کراچی ۱۴۱۹ھ
19	فتاویٰ فقیہ ملت	مولانا مفتی جلال الدین امجدی، متوفّٰی ۱۴۲۲ھ	شبیر برادرز لاہور ۲۰۰۵ء
20	احیاء علوم الدین	امام ابو حامد محمد بن محمد غزالی، متوفّٰی ۵۰۵ھ	دار صادر بیروت ۲۰۰۰ء

21	تنبیہ الغافلین	فقیہ ابو اللیث نصر بن محمد سمر قندی، متوفّٰی ۳۷۳ھ	دار الکتاب العربی بیروت ۱۴۲۰ھ
22	منبّہات ابن حجر	امام الحافظ احمد بن علی ابن حجر عسقلانی، متوفّٰی ۸۵۲ھ	پشاور
23	فضائلِ دعا	رئیس المتکلمین مولانا نقی علی خان، متوفّٰی ۱۲۹۷ھ	مکتبۃ المدینہ باب المدینہ کراچی

❋ … ❋ … ❋ … ❋ … ❋

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

نیک نمازی بننے کیلئے

ہر جمعرات بعد نَمازِ مغرِب آپ کے یہاں ہونے والے **دعوتِ اسلامی** کے ہفتہ وار سُنّتوں بھرے اجتماع میں رِضائے الٰہی کیلئے اچّھی اچّھی نیّتوں کے ساتھ ساری رات گزاریئے ❁ سُنّتوں کی تربیت کے لئے **مَدَنی قافلے** میں عاشِقانِ رسول کے ساتھ ہر ماہ تین دن سفر اور ❁ روزانہ **''فکرِ مدینہ''** کے ذَرِیعے **مَدَنی اِنْعامات** کا رِسالہ پُر کرکے ہر مَدَنی ماہ کی پہلی تاریخ میں اپنے یہاں کے ذِمّے دار کو جمع کروانے کا معمول بنا لیجئے۔

میرا مَدَنی مقصد: ''مجھے اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اِصلاح کی کوشِش کرنی ہے۔'' اِنْ شَآءَاللہ عَزَّوَجَلَّ۔ اپنی اِصلاح کے لیے **''مَدَنی اِنْعامات''** پر عمل اور ساری دنیا کے لوگوں کی اِصلاح کی کوشش کے لیے **''مَدَنی قافِلوں''** میں سفر کرنا ہے۔ اِنْ شَآءَاللہ عَزَّوَجَلَّ

MC 1286
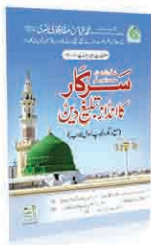
ISBN 978-969-631-477-6
0125191

فیضانِ مدینہ، محلّہ سوداگران، پرانی سبزی منڈی، باب المدینہ (کراچی)
UAN: +92 21 111 25 26 92 Ext: 1284
Web: www.dawateislami.net / Email: ilmia@dawateislami.net